خیالات وافکار پائے جاتے ہیں اُن کی وجہ سے ممکن ہے مذکورۂ بالا مکتوب کی بعض عبارتیں عجوبہ اور حیرت انگیز معلوم ہوں، لیکن اس سلسلہ میں دو باتیں پیشِ نظر رہنی چاہئیں، اوّل یہ کہ جب کسی ملک کے کسی ادارہ یا اُس کی گورنمنٹ کی طرف سے کسی غیر ملک کے کسی ایک شخص یا اشخاص کو دعوت دی جاتی ہے تو میزبان مہمان کو اپنے ملک کی وہی چیزیں دکھاتا ہے اور اس انداز میں دکھاتا ہے کہ مہمان انہیں دیکھ کر خوش ہو اور اُس پر اچھے اثرات پڑیں، پھر چونکہ مہمان چند روز کا مہمان ہوتا ہے اور مختصر فرصت میں بہت سی چیزیں دیکھتا ہے اس لئے اُس کی نظر مؤرخ، محقق یا سیاح کی نظر نہیں ہوتی اور اس بنا پر اُس کے اپنے مشاہدات و تأثرات سے یہ نتیجہ نکالنا کہ " بس سب طرح خیریت ہے "صحیح نہیں، اس کے علاوہ جو لوگ موجودہ بین الاقوامی حالات و سیاسیات سے واقف ہیں اُن پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ آج سوویٹ روس بعینہٖ وہ نہیں ہے جو دس برس پہلے تھا، آج اسٹالنزم کو وہاں اس طرح جڑ بنیاد سے اُکھاڑ پھینک دیا گیا ہے کہ اسٹالن کی نعش تک اس کے مقبرہ میں نہیں رہنے دی گئی ہے، پچھلے دنوں چین اور سوویٹ روس ان دونوں ملکوں کی کیونسٹ پارٹیوں میں طویل خط وکتابت ہوئی ہے اور اس سلسلہ میں روس کے وزیر اعظم نے جو بیانات دیئے اور ماسکو کے اخبارات نے چین کی کیمونسٹ پارٹی پر جو لے دے کی ہے ان سب سے یہ بات بالکل صاف ظاہر ہے کہ چین آج اپنے نقطۂ نگاہ اور طریقِ عمل کے اعتبار سے وہاں ہے جہاں روس اب سے دس برس پہلے تھا، لیکن روس ان سب مراحل سے گذرنے کے بعد بین الاقوامی حالات وواقعات اور فوجی طاقتوں کے توازن و تناسب کے زیرِ اثر آج ایک ایسے مقام پر ہے جہاں بقائے باہم کی اہمیت سے انکار کرنا وہ اپنے قومی مفاد کے خلاف سمجھتا ہے، اس بنا پر اب اُس کے رویّہ میں پہلا جیسا تشدد اور خود سری نہیں ہے اور اُس کا واضح ثبوت وہ " ٹسٹ بین " معاہدہ ہے جو پچھلے دنوں روس وامریکہ میں ہوا ہے اور جس کا خیر مقدم تمام دنیا میں کیا گیا ہے، بقول پنڈت جواہر لال نہرو کے یہ تبدیلی صرف قومی مفاد میں پالیسی کی تبدیلی ہے ورنہ آڈیالوجی میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے لیکن اس پالیسی کی تبدیلی نے وہاں کے عام حالات میں بھی تغیر پیدا کر دیا ہے، چنانچہ جناب مفتی صاحب کے خط میں اُن کی طرف اشارات ملتے ہیں اور اُن کی

تصدیق اُن حضرات کے بیانات اور تحریروں سے بھی ہوتی ہے جو حال میں رُوس ہو آئے ہیں۔

انگریزی کے مشہور روزنامہ "اسٹیٹس مین" کی اشاعت مورخہ ۲۰ ستمبر میں مسٹر خروشچیف کے دہ سالہ دورِ اقتدار پر اڈیٹر کے قلم سے جو ایک جامع نوٹ شائع ہوا ہے اُس میں صاف لکھا ہے کہ اسٹالن کا زمانہ پولیس حکومت اور جبر و تشدد کا زمانہ تھا، مگر آج وہاں ایک حد تک آزادی بھی ہے اور پُرامن بقائے باہم کے زریں اصول کا اعتراف بھی"

---

"مکتوب ماسکو" کی اشاعت کی وجہ سے اس پرچہ میں "دیارِ غرب کے مشاہدات و تاثرات" کی دوسری قسط شامل نہیں کی جارہی ہے کیونکہ اس سے مضامین کا توازن قائم نہیں رہتا، آئندہ ماہ سے یہ سلسلہ پھر شروع ہو جائے گا۔

گزشتہ مہینہ کی اشاعت میں اڈیٹر برہان کی کتاب "مولانا عبیداللہ سندھی اور اُن کے ناقد" کے انگریزی ترجمہ کا ذکر آیا تھا، اب کراچی سے ایک عزیز کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ راقم کی کتاب "مسلمانوں کا عروج و زوال" کا بنگالی ترجمہ پاکستان کے مشہور لیڈر مولانا اکرم خان کے قلم سے شائع ہوگیا ہے اور ماہنامہ ساقی کراچی نے اُس کا تذکرہ کیا ہے" اس پوری کہانی میں لطف کی بات یہ ہے کہ مذکورۂ بالا دونوں کتابوں کا علی الترتیب انگریزی اور بنگالی میں ترجمہ ہوگیا اور چھپ بھی گیا مگر یہاں عام کہاوت میں غریب مصنف کے فرشتوں کو اس کی خبر بھی نہیں، ہائے!

"ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے"

---


## نعتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

ہندوستان کے مشہور و مقبول شاعر بہزاد لکھنوی کے نعتیہ کلام کا دل پذیر مجموعہ ہے جسے مکتبہ بُرہان نے تمام ظاہری دل آویزیوں کے ساتھ بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے، جن حضرات کو آل انڈیا ریڈیو سے ان نعتوں کے سننے کا موقعہ ملا ہے وہ اس مجموعہ کی پاکیزگی اور لطافت کا اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہیں۔

قیمت ۷۵ پیسے ❖ ملنے کا پتہ

مکتبہ برہان، اردو بازار، جامع مسجد دہلی